قدیم حساب یعنی دہلی ایک قیراط = ۱ ۳/۴ رتی اور ۹۶ رتی = ایک تولہ قدیم	۷ ۱/۲ تولہ قدیم برابر ۷ تولہ دس ماشہ رائج	۵۲ ۱/۲ تولہ قدیم برابر ۵۴ تولہ ۹ ۱/۲ ماشہ رائج	۲۷۳ تولہ قدیم = ۲۸۵ تولہ رائج = ۳ سیر ۹ چھٹانک رائج
فرنگی محل لکھنؤ	۵ تولہ ۲ ۱/۲ ماشہ	۲۶ تولہ ۵ ۱/۲ ماشہ	۱۸۹ ۱/۲ تولہ

تلخیص مباحث گزشتہ ۱۔ میری اس تمام کاوش کا خلاصہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کے نصاب میں سے وزنی قیراط (یعنی ۲۱۶ ملی گرام) تسلیم کی جائے جس کی تشریح کی جاچکی ہے اور یہ ہی علمائے دہلی کی تحقیق ہے اور صدقۂ فطر کے معاملے میں صاع کے اختلاف کے پیش نظر دہلی والا صاع تسلیم کیا جائے جو لکھنؤ کے صاع سے زیادہ اور فاضل بریلویؒ کے صاع سے کم ہے۔ لیکن میں اب اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جب سے مجھے علامہ شامیؒ کی احتیاط کا پتہ چلا ہے کہ جَو کا اعتبار کیا جائے یعنی جس برتن میں تین سیر چھ چھٹانک کا آدھا یعنی ایک سیر گیارہ چھٹانک رائج جَو آئیں تو اس میں گیہوں بھر کر دیدو یعنی تقریباً دو سیر ایک چھٹانک (رائج) دیدو تو ایک آدمی کا فطرہ ادا ہو جائے گا۔ کلوگرام کے لحاظ سے ایک آدمی کا فطرہ ایک کلوگرام اور ۵۷۵ (پانچ سو پچھتر گرام) جس برتن میں جو آئیں اس میں گیہوں بھر کر دیدو۔

جَو کا اعتبار کرنے کی وجوہات یہ ہیں۔

۱۔ شرح وقایہ میں احتیاط کا ذکر کیا گیا ہے جس کو علامہ شامیؒ نے مانا ہے اور کہا ہے کہ جو کا اعتبار کیا جائے کیونکہ اس میں فقراء کا فائدہ ہے۔

۲۔ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ نے اپنی مشہور کتاب مالا بدمنہ میں لکھا ہے کہ جس برتن میں آٹھ رطل عدس یا ماش یعنی مونگ یا اسی قسم کا اناج آئے وہ ایک صاع ہے۔ ایک رطل برابر (۳۶) چھتیس تولہ اور ہر تولہ سوا گیارہ ماشہ قدیم۔

اسی قسم کے اناج میں جَو بھی آگئے۔ گیہوں کیوں لئے جائیں جبکہ فقراء کا فائدہ جَو میں ہے۔

۲۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے جسکی مقدار جَو کے لحاظ سے ٹھیک بیٹھتی ہے۔ (بخاری شریف)۔

۳۔ مولانا احمد رضا خاں صاحبؒ بھی جَو لینے کو فرماتے ہیں (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۱۱۴۔ ۱۱۵

۴۔ بعض علماء نے علامہ زیلعی کے حاشیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ حرم شریف کے مشائخ کا عمل اور فتویٰ اس پہ ہے کہ صاع کی تقدیر میں جَو کا اعتبار کیا جائے۔ کیوں کہ ابتدا میں جو سے ہی ناپ تول کی گئی اور گیہوں کا اس بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔

نوٹ:۔ یہ اور بات ہے مکہ معظمہ میں کس صاع کا اعتبار کیا گیا ہے۔ احناف ایک صاع میں آٹھ رطل کے قائل ہیں۔

میں نے یورپ کی تحقیق تائید میں پیش کی ہے۔ کیونکہ یہ تحریر کیا جا چکا ہے کہ فتاویٰ حمادیہ میں ایک قیراط ۱ ۱/۲ رتی ہے یہ بتصریح لفظوں میں کی ہے جس میں شبہ کا موقع نہیں ہے ۹۶ رتی کا ایک تولہ تحریر کیا ہے۔ ابراہیم بن عبداللہ تاجر ملتانی مکہ مکرمہ سے درہم، مثقال، مُد وغیرہ لائے اور دہلی کی ٹکسال میں وزن کرایا وہ وزن دہلی کے وزن سے ملتا جلتا ہے اور لکھنؤ کے وزن سے کافی فرق رکھتا ہے۔ میری تحقیق کے مطابق بھی (ہندوستان کے مختلف صوبوں کے جَو۔ مدینہ طیبہ کے جو۔ اور شاہان مغل کے سکوں کے وزن پر غور و خوض کے بعد دہلی کے اوزان زیادہ صحیح ہیں۔ حیرت ہے عرب سے قیراط کیوں نہیں منگائے گئے اور جَو پر دارو مدار کیوں رکھا گیا اور پینے کے پانی کو معیار کیوں نہیں بنایا گیا۔ اب قیراط ملی گرام کے رواج کے باعث مشکل سے ملتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مُعَظّم کی مثنویاں

رسالہ شجرۃ الاتقیاء

(۴)

بہ تصحیح و تقدیم مولانا ڈاکٹر ابوالنصر محمد خالدی صاحب حیدرآباد

اُسے خوب دیکھا وہ ہوگا وَلی ۳۳۴ اُسے کشف ہوگا خفی اور جلی

اُسی وضع سوں دیکھ عالم تمام ۳۳۵ اسی وضع سوں راز کر خاص و عام

نوازا گدا کئی مرے سار کے ۳۳۶ کیا بادشاہ ان کو اسرار کے

نظر بھر ایں کو سو دیکھیا ہوں میں ۳۳۷ سدا ذات میں غرق بہکیا ہوں میں

سدا کیف میں مست ماتے اَچھے ۳۳۸ سدا عشق میں حق کے رہتے اَچھے

پلک عشق کا نیچ کھولے کبھی ۳۳۹ بجز راز نئیں بات بولے کبھی

غوطہ کھا کے وحدت کے دریا منے ۳۴۰ ادلائے سوتے گوہراں اُن سنے

اسی کام میں شاہ مشغول تھے ۳۴۱ اسی کام سوں حق کے مقبول تھے

زمانے کے شاہاں پرستش کریں ۳۴۲ جو کچھ مال دھن لاکے آگے دھریں

حضوری منے حق کے وہ غرق تھے ۳۴۳ وصل سوں کبھی نیچ وہ فرق تھے

وہ ظاہر تو لئی مست سرشار تھے ۳۴۴ ولیکن او باطن میں ہوشیار تھے

جگہ معرا

ملا شہ سوں ایک سنیاسی کتے ۳۴۵ سنیاسوں میں تھا وہ اداسی کتے

۳۴۶ امیں کو اُنے لا کے پارس دیا — لوہے کو لگا تو چ سونا کیا
۳۴۷ کہا تجہ محنت سو پایا ہوں میں — تماری زندر) توچ لایا ہوں میں
۳۴۸ لئے سو سئے شہ نے غرقاب میں — سو شاپور کے دیکھ تالاب میں
۳۴۹ ہے مشہور یو بات سب دہر میں — ہریک ملک میں اور ہریک شہر میں
۳۵۰ او پارس سٹے کر کے زاری کیا — سنیاسی نے جب اپنی خواری کیا
۳۵۱ اُسے دیکھ کر شہ تبسم کیے — سنیاسی کو بعد از امر یوں دیئے
۳۵۲ کہے شاہ جا دیکھ پانی بھتر — وہاں دیکھ کر لے تو اپنا پتھر
۳۵۳ اُسی وضع سوں بیٹھ پانی منے — کیتک دیکھ پایا ہے پارس اُنے
۳۵۴ دیکھا کشف شہ کا ہوا معتقد — کلیمہ کہا اور ہوا ہے مرید

حکّہ معرا

۳۵۵ دیکھو ایک سید بخاری اُتھے — او حافظ اُتھے اور قاری اُتھے
۳۵۶ امیں کو اُنو بول بھیجے ہیں یوں — تغافل عبادت کو کرتے ہیں کیوں
۳۵۷ کریں آ دُل کر جمعہ کا نماز — کرو آ دُل کر یو راز و نیاز
۳۵۸ دیئے شاہ نے ان کو تب یوں جواب — نہ کرنا ایسی دیر آنا شتاب
۳۵۹ مصلا بچھا شاہ غرق آب پر — کھڑے ہو رہے جا کے تالاب پر
۳۶۰ منگے شاہ پانی پہ کرنے صلوٰۃ — فرض کا ادا کرنے یک دو رکعات
۳۶۱ یہ سید کو سُن تیچ ہیبت پڑی — کتے تیچ ان پر مصیبت کھڑی
۳۶۲ نفر سب ہوا راز سب شہر میں — شہر میں ہوا اور ہریک دہر میں

حکّہ معرا

۳۶۳ امیں کے مقرب اُتھے یک فقیر — اتھا علم تحصیل روشن ضمیر
۳۶۴ خلیفوں منے وہ اُتھے بہرہ ور — وہ سید خدا دند تھے نام ور

ہر یک علم میں خوب قابل اَچھے ۳۶۵ وہ فاضل اَچھے اور واصل اَچھے

لدنّی کتے علم اظہار تھا ۳۶۶ کتے حال اور قال سب بار تھا

مُریداں اَچھے ان کے کئی حق رسید ۳۶۷ وہ دیکھے اَچھے حق کو حبل الورید

ہر یک بات میں خوب طرار تھے ۳۶۸ وہ ہر یک مجالس میں دُرکار تھے

بلا کر میں نے کہے جاؤ تم ۳۶۹ حقیقت یہ سب بول کر آؤ تم

کہے جا کے سید کو بولو سلام ۳۷۰ جو کچھ میں کتا ہوں وہ کھولو تمام

شریعت اُپر یو پنچ قابل رہنا ۳۷۱ چھپے راز پر یو پنچ مائل رہنا

نبی نے احادیث میں یوں کہے ۳۷۲ عبادت کہے دو وجے کا اَہے

عبادت ہے ظاہر کی صوم وصلوٰۃ ۳۷۳ سمجھنا ہے باطن میں ذات وصفات

بندہ کس کو کہتے سمجھنا اول ۳۷۴ کھڑیگا اُسے تو پچ حق کا وصل

نبی نے دکھو کھول کر سب کہے ۳۷۵ عبادت خدا کا تو نوعان ہے

کتے یک حقیقت ہے دُسرا مجاز ۳۷۶ ولیاں کا ہے باطن میں روزہ نماز

شریعت پہ قائم ہے زاہد کتے ۳۷۷ کریں تن سوں بندگی سو عابد کتے

طریقت برتتے سو عارف ہیں جان ۳۷۸ حقیقت پہ مائل سو عاشق ہیں مان

کھولا معرفت اوپچ واصل ہوئے ۳۷۹ وہ واصل ہوے اور کامل ہوئے

ہمیں یوں تو کرتے ہیں روزہ نماز ۳۸۰ سمجھتے ہیں حق کا یو راز و نیاز

بندے کو کیا حق نے بندگی بدل ۳۸۱ امانت رکھے کر کیا ہے فضل

عبادت تو ظاہر کی یہ فرض ہے ۳۸۲ خدا کو یہاں دیکھنا فرض ہے

اول تو سمجھنا ہے یہ بات کو ۳۸۳ تو سمجھے گا پچ حق کی وہ ذات کو

امر یوں کہے ہیں وہ حق کے رسول ۳۸۴ امر سب نبی کا کہے ہیں قبول

شریعت بجز راہ دستا نہیں ۳۸۵ شریعت بجز باٹ بتا نہیں

۳۸۶ شریعت زمیں کر سو بولے رسول — امت پہ یہ سب راز کھولے رسول

۳۸۷ طریقت نبی نے کہے ہیں شجر — حقیقت سو اس کو لگا ہے ثمر

۳۸۸ کہے معرفت اس کی لذت کتیں — انپڑتی ہیں واصل ہو دولت کتیں

۳۸۹ شریعت نبی نے کہے رات ہے — وہ اندھکار جیوں کہ ظلمات ہے

۳۹۰ طریقت نبی نے ستارے کہے — ولے کچھ کچھی دسنے ہیں تارے کہے

۳۹۱ حقیقت سو جیوں چاند اور چاندنا — چکور ہو کے عاشق نے دل باندھنا

۳۹۲ دیکھو معرفت کو کہے آفتاب — چھپا راز اظہار ہوتا شتاب

۳۹۳ شریعت ہے کشتی نبی نے کہے — ہوا سار سو وہ سلامت رہے

۳۹۴ طریقت کو دریا ہے کر جاننا — جواہر ہیں کھبر پور کر ماننا

۳۹۵ حقیقت صدف کی کہے ہیں رسول — اسے ہاتھ لیتے سے ہوتا وصول

۳۹۶ کہے معرفت ذات موتی ہے جوں — اسے عاشقاں ہات لیتے ہیں یوں

۳۹۷ شریعت نبی نے کہے قال ہے — طریقت مرا سب یو افعال ہے

۳۹۸ حقیقت ہے احوال جو یہ مدام — دیکھو معرفت ذات سب ہے تمام

۳۹۹ بجز یوں چلے باٹ پاتا نہیں — بجز راہ کچھ بات آتا نہیں

۴۰۰ سخن سن یو سید لیے سر اوپر — امیں کا حکم اور خدا کا امر

۴۰۱ بڑا دبدبہ ملک میں تب ہوا — یو برحق نبی کا تو نائب ہوا

۴۰۲ ہوا تب سوں شہرت ہے برحق ولی — امیں کو کتے تو امین علی

۴۰۳ اسی بات پر شوق غالب ہوا — بہت خلق اس دن سو طالب ہوا

۴۰۴ یہی بات سن کر سو اہل ہنود — کتک لاکھ عالم کیا آ سجود

۴۰۵ کتک لاکھ دکھیا سوں زنار دار — امیں کے اوپر آ کے ہوئے نثار

۴۰۶ کتک لاکھ جنگم کیا آ سجود — کیے آ کے تحقیق اپنا وجود

یو میں میں کتا ہے میں سو کون ہے؟ ۴۰۷ او صاحب کو آتا سو وہ کون ہے؟
پوچھے پر کہے بات یو راز کا ۴۰۸ اگر جیوں اُٹھا ان کو شہ باز کا
چھپے راز سوں جب وہ ماہر ہوئے ۴۰۹ کنک لاکھ کافر سو شاکر ہوئے
میں دیکھا تماشا یو اپنی نظر ۴۱۰ امیں سوں ہلا سو ہوا بہر در
اگیارہ صدی میں یو ہادی ہوا ۴۱۱ ہمارے تو حق پہ یو مہدی ہوا
ہوا خلق اس بات پر معتقد ۴۱۲ خدا کو دکھاتے ہیں شہ کے مرید
امیں کو کتے خلق مجذوب تھے ۴۱۳ او سالک اتھے اور محبوب تھے
ہوا تھا امیں بیچ یو فانی فی اللہ ۴۱۴ رہا تھا امیں بیچ ہو باقی باللہ

حکۂ معرا

اتا شاہ بابا (کی) تعریف کر ۴۱۵ دِسے گا ترا تن ہوا اکسیرِ زر
امیں کا دکھو چاند روشن ہوا ۴۱۶ زمیں اور زماں سب یو گلشن ہوا
کتے شاہ بابا اِسے پیار سوں ۴۱۷ امیں کا اتھا پیار دلدار سوں
اول سوں اِسے حق نے ماتا کیا ۴۱۸ اِسے عشق میں اپنے راتا کیا
امیں کا تو بر حق وہ فرزند تھا ۴۱۹ ولیکن دو عالم (کا) دل بند تھا
دُنیا دین سب حق دیا تھا اُسے ۴۲۰ قرب دار حق نے کیا تھا اُسے
امیں نے حضور سوں خلافت دیئے ۴۲۱ مریداں کرو کر اجازت دیئے
حضور سوں دکھو کتخدائی کیے ۴۲۲ اِسے تخت اور تاج اپنا دیئے
ہوئے شہ کو فرزند امیں کے حضور ۴۲۳ یو دلبند ہوئے سب امیں کے حضور
دکھیے شاہ بابا کو قابل ہوئے ۴۲۴ امیں تب یہ دنیا سے رحلت کیے
کنک دلیں کو شاہ بابا او پر ۴۲۵ دکھو حق کیا ہے کرم کی نظر
دیا حق اُسے علم سب غیب کا ۴۲۶ ہوا راز مکشوف لاریب کا

ہوا شاہ بابا کو روشن چراغ ۴۲۷ ہوا چشت کا دیکھ پھر تازہ باغ
امیں نے کہے نام ان کا علی ۴۲۸ وہ برحق خدا کا ہوا ہے ولی
امیں کا کتے شاہ پر پیار تھا ۴۲۹ امیں کا وہ معصوم دلدار تھا
کھلانے اُٹھے پیار سو اس امیں ۴۳۰ بُلاتے اُٹھے چاؤ سوں اس امیں
اُسی پیار کی دیکھ تاثیر سوں ۴۳۱ ہوا دیکھ کنچن یو اکسیر سوں
علی پیر جب خوب لائق ہوئے ۴۳۲ ہر یک علم میں خوب فائق ہوئے
ہوا دیکھ مشہور روشن ضمیر ۴۳۳ وہ برحق علی پیر ہے دست گیر
سُہاتا اُسے تاج اور تخت یو ۴۳۴ سُہاتا امیں کا اُسے رخت یو
مبارک یو مسند نبی کا اسے ۴۳۵ مبارک علی کا خلافت اُسنے
اُسے گنجِ مخفی عنایت ہوا ۴۳۶ اُسے حق سوں دولت ہدایت ہوا

حکمِ معرا

عرض تو یچ کرتا ہوں تج شاہ سوں ۴۳۷ ہے امید تج شاہ جم جاہ سوں
دیا حق کلی سب تجھے راز کا ۴۳۸ خزانہ دیا تج کو شہ باز کا
چھپے راز کی یو جو کچھ بات ہے ۴۳۹ علی کا علیمیت ترے ہات ہے
جو کوئی آملا سو ہی وہ ور ہوا ۴۴۰ دیکھو تب یو عالم مسخر ہوا
تجے رازِ حق تب رہوں کا دیا ۴۴۱ نبی کا تجھے حق نے نائب کیا
ترے پر یو مکشوف سب راز ہے ۴۴۲ توں ثانی سچا آج شہ باز ہے
تجھے خلق یوسف ہے ثانی کتے ۴۴۳ زلیخا ہو دنیا دیوانی کتے
تجے حق دیا پنج گنج کا کلی ۴۴۴ تو دستا ہے برحق ولی یا علی
علی کا دیکھو شہ کو القاب ہے ۴۴۵ علی پیر برحق تو ماں باپ ہے
ولایت کے سب تج کو آتا رہیں ۴۴۶ نین رہ گلت مست سرشار ہیں

انکھوں میں ترے شاہ اکسیر ہے ۴۴۷ زباں میں تو عیسیٰ کا تاثیر ہے
توں حاکم ہے عادل کتے قدرداں ۴۴۸ تجھے علم باطن ہے سارا عیاں
تو برحق ہمارا تو سر تاج ہے ۴۴۹ ترے ہات پکڑے کی تج لاج ہے
مریداں ترے تو قُرب دار ہیں ۴۵۰ کتے پانچ گنج پاکے دُر کار ہیں
مرے حق پہ والیٔ محشر ہے تو ۴۵۱ مرے حق پہ ساقیٔ کوثر ہے تو
اے ساقی اِتا جام دے پیار سوں ۴۵۲ اِتا مست کر اپنے اسرار سوں
ازل سوں کیا حق نے ساقی تجھے ۴۵۳ پلا جام اے شاہ باقی مجھے
ابد لک رہوں مست ماتا ہوں میں ۴۵۴ ترے عشق (سوں) مست رہتا ہوں میں
ترے ہات ہے آج جم کا وہ جام ۴۵۵ پلا جام مج کو تو ہر صبح و شام
پلا کر اِتا مجھ کو سرشار کر ۴۵۶ چھپا راز سب مج پہ اظہار کر
ہمیشہ ثنا صفت کرتا رہوں ۴۵۷ تری یاد کا دم لو بھرتا رہوں
تصدق ترے مال اور جان کا ۴۵۸ مجھے دان دے شاہ ایمان کا
مناجات کر شاہ میرا قبول ۴۵۹ مدد تجھ خدا اور خدا کا رسول
اِتا کر نظر مجھ اوپر پیار کا ۴۶۰ اِتا دان دے مجھ کو دیدار کا
اول یا علی دیکھ ظاہر تجھے ۴۶۱ پہچانیا ہوں برحق ہے قادر تجھے
تو ہے جانشین آج بندہ نواز ۴۶۲ معظم کو اے شاہ کر سرفراز

جگہ معرا

اتا اکھڑ لیں ساقی سو جا کر عرض ۴۶۳ اگر ہے حشر کا تجھے یو عرض
اتا جام دیتا ہے آبِ حیات ۴۶۴ اِتا تجھ کو مرنے سو ہوگا نجات
عبث عمر ناچیز کھوتا ہے تو ۴۶۵ عبث کھار دنیا کے ڈھوتا ہے تو
اے دنیا تو ناچیز ہے بے وفا ۴۶۶ اسے پیار کرنے میں کیا ہے نفا

طلب اسکی رکھتے میں ہوتا کلاب ۴۶۷ اسے دور کرنے (میں) پاتا ہے لاب
دنیا کے ہیں طالب مخنث کتئی ۴۶۸ ہیں جنت کے طالب مونث کتئی
جو طالب خدا کے سو وہ نر ہوئے ۴۶۹ مذکر ہوئے اور بہر ور ہوئے
اسی واسطے میں کتا ہوں تجھے ۴۷۰ ہوا دیکھ ناچار کہنا ہے مجھے
امیں ساقیجے دیکھ مرشد ہلا ۴۷۱ تو مشہود ہو تجھ کو شاہد بلا
اتا چھوڑ دے دل سوں غفلت کے کام ۴۷۲ اتا جام سوں کام لا توں مدام
اتا چھوڑ سب تن کی ہستی کو توں ۴۷۳ اتا چھوڑ دنیا کی ہستی کو توں
اتا دم کو ناچیز ناجان دے ۴۷۴ اتا نفس کو دل میں نا آن دے
امیں ساقیجے دیکھ ساقی بلا ۴۷۵ بڑی بخت، مئے تجھ کو باقی بلا
ہمیشہ اتا مست سرشار ہو ۴۷۶ اتا یار سوں مل کے تو یار ہو
اتا یار سوں مل کے تو ایک ہو ۴۷۷ اپس سوں جدا اس کو نا دیک تو
عجب جام (لے) ہات میں یار کے ۴۷۸ سو اس یار جو سار دل دار کے
یو جو دیکھ، لے یار اس جام کو ۴۷۹ نہ کر تو عذر دیکھ اس کام کو
دمادم تو اس جام کو نوش کر ۴۸۰ دنیا دین کو سب فراموش کر
ترے یار کے ہات جم کا ہے جام ۴۸۱ اتا کام لا اس سوں ہر صبح و شام
ہوا صبح کاذب تو کرنا شتاب ۴۸۲ بینا بیگ کہتے ہیں کہنہ شراب
یو مکتوب کیا جھاڑ ہے باردار ۴۸۳ دیکھو سب یو وحدت سوں آیا ہے بار
اتا پانچ سو بیت بولا ہوں میں ۴۸۴ جو بولو کہے سوچ کھولا ہوں میں
او قادر (ہے) غیور ڈرنا سکتے ۴۸۵ چھپی بات ناکھار کرنا سکتے
معظم اتا ختم کر بات کو ۴۸۶ اتا رکھ قلم تو اپس ہات کو

شجرۃ الاتقیاء

۱۔ خت = خارج از تقطیع
۲۔ خک = خطائے کتابت
۳۔ ط = مخطوطہ
۴۔ ( ) = مرتب کا اضافہ بسلسلہ تصحیح
۵۔ ق = قیامِ وزن

۱۔ مرت بروزن عظمت = س۔ قوی
۳۔ ظ = عروض و ضرب دونوں حکیم۔ معنی سمجھ میں نہ آئے۔
۵۔ علم تحریک لام۔ اسی طرح آگے بھی ہر صدر وابتدا، نیز عروض و ضرب کا ہر وہ لفظ جو بسکون ثانی ہے متحرک پڑھا جائے گا۔ لیکن اگر وہ حرفِ علت ہو تو خارج از تقطیع سمجھا جائے۔
۷۔ الوان = جمع لون۔ ع۔ اسم۔ رنگ
۸۔ نپانا = س۔ مصدر۔ بکسر نون دوسرا حرف بائے فارسی = پیدا کرنا۔
۱۷۔ دیک = دیکھ ط = دیا تو دیک۔ تو زائد = خک
۲۱۔ قیامِ وزن کے لئے محیط کی میم مضموم کو بالاشباع پڑھنا چاہیے۔
۲۵۔ رسول = واو خت
۴۳۔ تجے = بکسر تائے قرشت = تیرے
۴۹۔ او تو جہ ساقی الخ = ط

۵۰۔ ..... کو برحق اودھار ہے = ط

۵۱۔ مصرع آخر کی جگہ مخطوطہ میں مصرا ہے۔ اس لئے کہ شعر نشان اکاون کا مصرع اول مکرر لکھا گیا ہے۔

۸۵۔ کیتا = بکسر = کرتا

۸۶۔ م سولہ ذی قعدہ سنہ اٹھ سو پچیس ہجری

۸۸۔ دیک = دیکھ۔ یائے مجہول = خنت + کلی = کیلی = کنجی =

۹۰۔ برکت = کاف عربی مشدد = ق

۹۱۔ سولکھن۔ صفت۔ س۔ سین دندانہ دار = سلچھن = خوش اطوار = خوشنما لکھن = اسم۔ س = بالفتح وبتشدید ثانی۔ لچھن (اچھی) علامت = مجازاً سعد نقیض نحس۔

۹۴۔ دیکھو یائے مجہول۔ خنت = اسی طرح آگے بھی ہر صدر وابتدا میں۔

۹۸۔ سلطان احمد شاہ ولی بہمنی م انتیس ذی الحجہ سنہ اٹھ سو انچالیس ہجری۔ تر = بکسر اول = تین۔ لوک = دنیا۔ ترلوک = پاتال + زمین + آسمان = کائنات۔

۱۰۰۔ عرش = بفتح رائے مہملہ

۱۰۲۔ یہہ بیت من وعن بیت نشان ننیانوے کی تکرار ہے۔

۱۰۶۔ آل کا قافیہ راز قابل توجہ ہے۔

۱۱۰۔ خواجہ کمال الدین بیابانی۔ سنہ وفات معلوم نہ ہو سکا۔

۱۱۲۔ نہام = فہم۔ع۔ مصدر کی تہنید مع امالہ

۱۱۵۔ ہلو = بالفتح والضم ثانی = آہستہ = ط = میں "کو" کی بجائے حاشیہ پر "کہا"

۱۱۶۔ لب کر = لب لگا کر۔

۱۲۱۔ جواب = واو = خت
۱۲۳۔ اختیار کی یائے مجہول = خت توش = س اسم مذکور بر وزن گوش = خواہش لذت۔ ط = میں شد = خک۔
۱۲۶۔ ط۔ میں نیر = (پانی) پر نقطہ اس طرح ہے کہ کوئی چاہے تو شیر (= دودھ) پڑھ سکتا ہے۔ نفی کا ف یہاں اور آگے تحریک۔
۱۲۸۔ رسول = واؤ = خت
۱۲۵۔ مرید = یائے مجہول = خت
۱۴۴۔ خوب = واو خت
۱۴۷۔ قاق کبر = کذا فی المخطوط = شاید خاک گیر۔
۱۴۹۔ = ط = کیے مرید۔ مُعتَقِد باشباع قاف مکسور = ق
۱۶۴۔ جہد = جہاد کی تخفیف = ق
۱۷۱۔ جلا = اصل عربی میں بالفتح ہے مگر اردو میں بالکسر ہے۔ وطن سے باہر کردینا۔
۱۷۲۔ سرٹک = ہ۔ صفت = بفتح سین ودالِ ہندی = بےخودی۔ حالت سکر۔ سرشار
۱۷۷۔ نزد = نزدیک کی ترخیم یا نزد کا دکھنی تلفظ (غالباً ضرورتاً) جو فارسی میں بسکون زائے معجمہ ہے۔
۱۷۸۔ ندر = بر وزن بدل = ق
۱۸۰۔ عدد کر = گن کر۔ ط = صحیح کی بجائے حبا = خک
۱۸۳۔ ساعت = عین = خت
۱۸۵۔ ط = خضر سو آکرم صفات کر
۱۹۴۔ سیر۔ تخفیف رائے مہملہ اور عرب کی رائے مہملہ ساکن
۲۰۰۔ سینا = سینہ کی تخفیف۔ ہیا = ہ۔ بالفتح = دل = قلب

۲۰۱۔ بیجا پور یہاں اور آگے بحذف یائے معروف
۲۱۶۔ دلوک = ف۔ اسم = دیمک
۲۲۸۔ ٹیک = ط۔ اسم مکبر تائے ہندی۔ ٹیکرا۔ ٹیکڑا = ٹیلہ
۲۳۱۔ سیر = سر کا اشباع
۲۳۵۔ ط = مرا کی بجائے بڑا۔ غالباً یہ بھی درست ہے۔
۲۳۶۔ سینہ کی یائے معروف = خنت
۲۴۰۔ میراں جی شمس العشاق م ۱۵۔۱۰۔۹۱۰ = تقریباً حسب بیان عبدالجبار
۲۵۱۔ لیکھیں = شمار کیا = سمجھا = خیال کیا۔
۲۵۳۔ فاتحہ = حائے حطی = خنت
۲۵۶۔ نشر ہوا۔ پھیلا۔ وسیع ہوا
۲۶۹۔ برہان الدین جانم = م ۱۵۔۶۔۹۵۰
۲۸۸۔ پنپنا = مصدر۔ ہ۔ بکسر نون و فتح بائے فارسی۔ پیدا ہونا۔ نکلنا۔
۲۹۶۔ ہاہوت = ع۔ اسم منقوت = ہو + ھویۃ =
۳۰۹۔ آرام بروزن حرام = ق
۳۱۰۔ ماتا = صفت۔ س۔ سرشار
۳۱۷۔ امین الدین اعلیٰ م ۲۱ یا ۲۲ رمضان سنہ ۱۰۸۵ھ
۳۱۹۔ لاضرور = یہ لابدّ کا عجیب ترجمہ ہے عربی میں بُدّ بالفتح و بتشدید دال مہملہ کے معنی ہیں۔ بچاؤ۔ گزیر۔ لابدّ کا ترجمہ ہوگا بچاؤ نہیں۔ گزیر نہیں۔ اسی کو مثبت طریقہ پر کہیں گے ضروری۔ ضروری پر لا نفی کا سابقہ لانے سے معنی غیر ضروری ہو جائیں گے۔ بایں ہمہ دکھنی میں لاضرور کے معنی ہیں ضروری۔

۲۲۳۔ اس سے شائد سید محمود خوش دہاں مراد ہیں جن کا انتقال بقول عبدالجبار سنہ نوسو پینسٹھ ہجری میں ہوا۔

۲۳۹۔ ط = نہیں کی بجائے نہاں = خک

۲۴۳۔ فرق۔ یہاں فراق یعنی جدا کے معنی میں ہے۔

۲۴۵۔ اواسی = بالضم بروزن صُراحی = س۔ صفت واسم مذکر = اکیلا۔ بے کس پرہیزگار۔ تارک دنیا۔

۲۴۸۔ غرق آب اور آگے بیت نشان تین سو اُنسٹھ پر = گہرا پانی = دکھن میں غرقِ آب کا اطلاق کسی زمین میں بارش کے پانی کی جمع شدہ اتنی مقدار جس میں ایک شخص بآسانی ڈوب سکے۔

۲۵۴۔ کلیمہ = کلمہ کا اشباع

۲۵۵۔ سید محمد بخاری م سنہ ۹۷۰ھ

۲۵۸۔ اَنبی = یائے مجہول = خت

۲۶۲۔ دَرکار ف = اسم۔ بالفتح دَر = بالا = زَبر۔ مراد کام پر پورا قابو رکھنے والا ماہر فارسی میں در بطور سابقہ جیسے دَرزور، درگوش و درناس اور بطور لاحقہ جیسے جانور طاقت ور اور نام ور۔

۲۷۱۔ قابل رہنا = ط = قابل۔ زیادہ مناسب عامل معلوم ہوتا ہے۔

۲۷۲۔ وجے = وجہہ = طرح = قسم = نوع۔ تخفیف وجے۔

۲۷۴۔ کھرنگا = ط = کھرنا کی اصل و نسل کا پتہ نہیں چل سکا۔ سعی حاصل معلوم ہوتے ہیں۔ والعلم عنداللہ۔

۲۸۲۔ امت = تخفیف میم = ق

۲۸۹۔ ط = اندکرد = خک۔ صحیح اندکار = بفتح نون۔ ھ اندھکار۔ اندھارا =